ISSN: 1991-7007

اورینٹل کالج میگزین

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۷ء

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

جلد: ۹۲
شمارہ: ۳

شمارہ مسلسل
۳۴۵

۲۰۱۷ء/ ۱۴۳۹ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور - پاکستان

ہدایات برائے مقالہ نگار

اورینٹل کالج میگزین ، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور(پاکستان) سے شائع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شائع ہورہا ہے۔اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شائع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہے۔میگزین میں شامل مقالے کو منظوری کے لیے دو ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغہ ءراز میں رکھا جاتا ہے۔مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ہر مقالے کو ایک مقامی اور ایک علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہر کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی تبدیلی یا ترمیم تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا)مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا حوالہ دیا جائے، ج)میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کی طرف سے حلفیہ فارم پر کرنا ضروری ہے۔مقالہ نویس کے لیے ایم ایل اے (MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اخلاقی ضابطے کی پابندی لازم ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی/ نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شائع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: ایچ ای سی کی سفارشات کی روشنی میں میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔مقالہ فونٹ سائز 15 سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ ٹائٹل والے صفحے پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔مقالہ نویس کا نام اور پتا فقط ٹائٹل پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریقِ کار: تلخیص بہ زبان انگریزی 120 تا 150 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ مقالے کے متن اور آخر میں حوالے دینے کے لیے ایم ایل اے(MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اصولوں کی پابندی لازم ہے۔

پتا برائے خط کتابت: ای میل: (editor_ocm@yahoo.com)، فون: 042-37356515

ڈاک: ایڈیٹر اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- علی گڑھ تحریک: اغراض و مقاصد	امتیاز عبدالقادر	07
2- سرسید کا مقام: حالی و شبلی کی شاعری کی روشنی میں	نبیل مشتاق	23
3- قیام پاکستان اور نفاذِ اردو کی کوششیں	امیر حمزہ وجرا	41
4- تصدق حسین خالد کی شعری اسلوبیات	خادم حسین	63
5- قرۃ العین حیدر کے ناولوں کی زبان	یونس حسن	79
6- مشفق خواجہ کی تحقیقی خدمات: ایک مطالعہ	حسن نوشاہی	105
7- کشمیری زبان وادب کے لیے یورپی ماہرِ لسانیات ڈاکٹر مارک ارل سٹین کی خدمات	فریدہ انجم	125
8- جوش کی تنقید نگاری	شہناز اختر	137
9- ژولیاں: فرانس کا اردو فکشن نگار	محمد اصغر	149

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۱۷ء کا تیسرا شمارہ (جلد ۹۲، شمارہ ۳، بابت جون تا ستمبر) پیشِ خدمت ہے۔ یہ شمارہ نو مقالوں پر مشتمل ہے جو موضوعات کے اعتبار سے علم و ادب کی مختلف جہتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے طے کیا تھا کہ امسال میگزین کے شماروں میں سرسید سال کی مناسبت سے سرسید احمد خان اور ان کی بپا کردہ تحریک علی گڑھ کے حوالے سے مقالے شائع کریں گے۔ چناں چہ شمارے کے پہلے دو مضامین سرسید اور تحریک علی گڑھ کے متعلق ہی ہیں۔ پہلا مقالہ سری نگر، مقبوضہ کشمیر کے اردو سکالر امتیاز عبدالقادر کا لکھا ہوا ہے۔ اس مقالے میں علی گڑھ تحریک کے اغراض و مقاصد زیرِ بحث آئے ہیں۔ دوسرا مقالہ اردو کے دو اکابر حالی و شبلی کے سرسید سے تعلق خاطر کے تناظر میں ہے۔ اسے نبیل مشتاق نے سپردِ قلم کیا ہے۔ مقالے میں شبلی و حالی کے سرسید کے ساتھ تعلقات کو ان کی نگارشات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔

شمارے کا تیسرا مقالہ پاکستان میں اردو زبان کے نفاذ کے حوالے سے ہے۔ یہ امیر حمزہ صحرا کی کاوشِ تحقیق کا حاصل ہے۔ اردو برصغیر پاک و ہند میں مسلم تشخص کے طور پر ابھری۔ اسی لیے اس کا شمار قیامِ پاکستان کی وجوہات میں کیا جاتا ہے۔ بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے بھی اردو ہی کو پاکستان کی قومی و سرکاری زبان قرار دیا تھا۔ مقامِ افسوس ہے کہ اردو ابھی تک اپنے جائز حق سے محروم چلی آ رہی ہے۔ مقالے میں پاکستان میں نفاذِ اردو کے سلسلے میں ہونے والی کوششوں نیز اس کی ترویج کے لیے قائم اداروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اگلا مقالہ خادم حسین کا تحریر کردہ ہے۔ اس مقالے میں تصدق حسین خالد کی شعری اسلوبیات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ قرۃ العین حیدر نے برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کو بہت خوب صورتی سے اپنے ناولوں میں سمویا ہے۔ انھوں نے اپنے کرداروں کے لیے وہی بولی استعمال کی ہے جسے وہ اپنے اپنے علاقے میں بہ سہولت بولتے ہیں۔ یوں ان کے ناولوں میں زبانوں اور بولیوں کی رنگا رنگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ یونس حسن نے اپنا مقالہ اسی پس منظر میں لکھا ہے۔

معاصر اردو تحقیق و تدوین میں مشفق خواجہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ وہ عمر بھر پرورشِ لوح و قلم کرتے رہے۔ انھوں نے اردو ادب کے کئی نایاب مخطوطوں کی نہ صرف نشان دہی کی بل کہ مخطوطوں کے

متعلق اپنی کتاب میں بیش بہا معلومات بھی فراہم کیں۔ان کا تحقیقی التفات ان آثار کو بالخصوص حاصل ہوا جو کم معروف تھے مگر ادبی اعتبار سے بہت وقیع تھے۔حسن نوشاہی نے اپنے مقالے میں مشفق خواجہ کی تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ڈاکٹر ارل سٹین معروف مستشرق تھے۔وہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بہ طور استاد سنسکرت اور رجسٹرار یونیورسٹی منسلک رہے۔ان کی تحقیقی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔بالخصوص انھوں نے جو کام کشمیری تاریخ و ادب کے حوالے سے کیا ہے، انتہائی لائقِ تحسین ہے۔فریدہ انجم نے اپنے مقالے میں ارل سٹین کی کشمیری زبان و ادب کے حوالے سے خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

جوش ملیح آبادی کی شہرت کا بڑا سبب اگر چہ ان کی آپ بیتی 'یادوں کی برات' ہے مگر ان کا بنیادی حوالہ شعر و شاعری ہی ہے۔جوش نے اپنی بعض تحریروں میں تنقیدی خیالات کا اظہار بھی کیا ہے۔شہناز اختر کا مقالہ جوش کی ادبی شخصیت کے اسی پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔شمارے کا آخری مقالہ فرانس کے اردو ادیب ژولیان کے متعلق ہے۔ژولیان کو اردو سے خصوصی دل چسپی ہے۔انھوں نے اردو میں اتنی استعداد بہم پہنچائی ہے کہ وہ کئی افسانے اور ناولٹ تخلیق کر چکے ہیں۔قلم پر ان کی گرفت بہت مضبوط ہے۔وہ بجا طور پر اہلِ اردو کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔محمد اصغر نے اس مقالے میں ژولیان کی فکشن نگاری کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے۔

شمارے میں شامل مضامین کے مختصر تعارف کے بعد ہم قارئین کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حسبِ سابق انھیں یہ شمارہ بھی اپنے بیش قیمت مشمولات کی بنا پر پسند آئے گا۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیرِ اعلیٰ)